

دارالعلوم کے استاذ حدیث و ہر دلعزیز عالم دین حضرت مولانا نصیب خان کی شہادت

دارالعلوم حقانیہ اپنی شاندار تعلیمی خدمات، روحانی علمی، ادبی، سیاسی، فلاحی اور جہادی اوصاف کے حوالے سے اس وقت اُم المدارس دارالعلوم دیوبند کی طرح پوری دنیا میں چمک رہا ہے اور ہر سوسا مینارہ نور سے علم و عمل اور رشد و ہدایت کی کرنیں چار دایک عالم میں پھیل رہی ہیں الحمد للہ علیٰ ہذہ النعمۃ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ کفر کے سینے میں کسی کانٹے کی طرح مسلسل کھٹک بھی رہا ہے۔ عرصہ دراز سے اس کے خلاف سازشیں اور ریشہ و وائیاں جاری و ساری ہیں۔ لادین قوتیں اور خصوصاً امریکہ و مغربی ممالک اس سخی رازیں گاہوں میں دن رات کھل رہے ہیں کہ کسی نہ کسی ذریعے سے دارالعلوم حقانیہ اور علمائے ربانیہ کو (خاک بدین) صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ اسی لئے مختلف قسم کے منفی الزامات کی ایک بھرمار ان دنوں مسلسل دارالعلوم حقانیہ پر کی جا رہی ہے۔ پھر اس میں مزید اضافہ امریکہ و نیٹو افواج کی سپلائی کے خلاف حضرت مولانا سبح الحق صاحب مدظلہ کی لٹاکار اور دفاع پاکستان کونسل کے پلیٹ فارم سے پاکستانی قوم و قیادت کو اس کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا کرنے کے بعد ہوا۔ کبھی محترمہ بے نظیر بھٹو کے قتل میں بھونڈے انداز سے اور بغیر کسی ثبوت کے دارالعلوم کو ملوث قرار دینا اور کبھی مختلف حیلوں بہانوں سے دارالعلوم میں حکومت اور ایجنسیوں کی ہار ہار مداخلت کرانا۔ اسی سلسلے میں ۲ مئی ۲۰۱۲ء بروز بدھ جامعہ کے استاذ حدیث اور ہر دلعزیز عالم دین حضرت مولانا نصیب خان کو بعد از ظہر پشاور جاتے ہوئے مین شاہراہ پر درجنوں مسلح افراد نے گاڑی سے اتار کر اغوا کر لیا۔ ابھی اسی سلسلے میں دارالعلوم حقانیہ کے ارباب حل و عقد مولانا کی بازیابی کے سلسلے میں جگ و دو اور تلاش و احتجاج کر رہے تھے کہ دوسرے دن ان کی المناک شہادت کی اطلاع دارالعلوم کے طلباء و علماء پر بجلی بن کر گری۔ پورے دارالعلوم میں افسوس اور سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔ ہزاروں طلباء اپنے درویش صفت اور قلندرانہ طبیعت کی حامل مشفق مہربان استاد کی المناک شہادت کی خبر سن کر صبر و قرار کی ساری متاع منوا بیٹھے لیکن حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کی پراثر اور رجامع دعائے مغفرت نے اس موقع پر کسی جادو کی مرہم کا کام کیا۔ پھر دوسرے دن جامعہ کے تمام اساتذہ کرام دارالعلوم کے اہم ذمہ داران اور ہزاروں طلباء مولانا کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے وزیرستان میران شاہ تشریف لے گئے اور ان کی نماز جنازہ میں بھرپور شرکت کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا سبح الحق صاحب مدظلہ نے کمال حکمت اور تدبیر سے کام لیتے ہوئے دوسرے ہی دن صوبہ بھر کے علماء مشائخ اور خصوصاً مہتممین حضرات کا ایک بہت بڑا تاریخی اجلاس دارالعلوم حقانیہ میں فوری طور پر بلا یا جس میں ایک ہزار سے زائد مہتممین حضرات اساتذہ کرام علماء اور دارالعلوم

کے نامی گرامی چیدہ چیدہ فضلاء کرام حضرات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ اس موقع پر جمعیت علماء اسلام (ف) کے رہنماؤں اور ساتھیوں نے بھی بھرپور انداز میں اپنی مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ عقیدت و وابستگی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ چنانچہ اس اجلاس میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے تمام صورتحال علماء اور حاضرین کے سامنے کھل کر پیش کی اور حضرت مولانا نصیب خانؒ کے اغواء اور ان کے ظالمانہ اور مادرائے عدالت قتل پر اپنے مجروح جذبات اور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں تفصیلی خطاب کے ساتھ ساتھ شرکاء سے رائے بھی مانگی۔ اس موقع پر تمام علماء کرام و مشائخ عظام نے متفقہ طور پر یہ تجویز پیش کی کہ امن و امان کی اصل ذمہ داری وفاقی اور صوبائی حکومتوں پر عائد ہوتی ہے اور اس عظیم حادثہ فاجحہ پر صوبائی اور وفاقی حکومت کی مجرمانہ خاموشی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ کسی نہ کسی طور پر یہ دونوں حکومتیں بھی اس قتل میں شریک ہیں۔ پھر پاکستان میں علماء حق کے قتل عام میں ملکی اور غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں خصوصاً ”بلیک وائر“ کے کردار پر بھی کھل کر اجلاس کے شرکاء نے تنقید کی اور انہوں نے واضح کیا کہ اگر پاکستان ریٹینڈ یو ایس جیسے امریکی قاتلوں کو رہا نہ کرتا اور سی آئی اے و دیگر مغربی ممالک کے ہزاروں تجزیہ کار جاسوس افراد کو ویزے اور پاکستان میں آزادانہ نقل و حمل اور سازشوں کے جال بننے کی اجازت نہ دیتا تو اس قسم کے آئے روز کے دل خراش اور جگر شکاف خونی واقعات پاکستان میں پیش نہ آتے۔ لہذا فوری طور پر پشاور ہائیکورٹ کے سامنے ایک عظیم الشان فقید الشال متفقہ اور مشترکہ مظاہرہ بروز منگل ۸ مئی ۲۰۱۲ء بوقت دوپہر بارہ بجے منعقد ہوا۔ اور بعد میں ہائی کورٹ کی انتظامیہ اور اعلیٰ ججوں کو دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے دائر کی گئی درخواست پیش کی گئی کہ پشاور ہائی کورٹ ایک اعلیٰ سطحی عدالتی کمیشن تشکیل دے اور فوری طور پر حضرت مولانا نصیب خانؒ کے قاتلوں کو پوری طرح بے نقاب کرے۔ لہذا ان سطور کے لکھتے ہوئے اب عدالتی کارروائی شروع ہو چکی ہے لیکن اس کے پورے نتائج سے آگاہی اور اصل قاتلوں تک رسائی مشکل ہی نظر آ رہی ہے لیکن اس کے علاوہ اور ماسوائے صبر و برداشت کے دارالعلوم حقانیہ اور طلباء علماء کریں کیا سکتے ہیں؟ اس محشر سا عہد میں اور ظالم و نا اہل حکمرانوں کی موجودگی میں عدل و انصاف کا پورا ہونا پھر اس کرپٹ پولیس اور کام چورانہ نظامیہ سے کہاں ممکن ہے؟

بہر حال حضرت مولانا نصیب خانؒ ایک بہترین اوصاف کی حامل شخصیت تھے۔ دارالعلوم حقانیہ ہی کے فیض یافتہ اور یہاں کے فارغ التحصیل تھے۔ دوران طالب علمی خارجی اوقات میں باہر لان میں مختلف کتابوں کا درس دیا کرتے تھے۔ انکے درس کی شہرت دوران طالب علمی ہی سے پھیل چکی تھی۔ پھر کچھ عرصہ بعد دارالعلوم میں علوم نقلیہ و عقلیہ کیلئے ایک جید مدرس کی ضرورت محسوس ہوئی تو قرعہ فال آپ ہی کے نام نکلا۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں اپنی خداداد علمی صلاحیتوں اور توفیق ایزدی سے آپ مسند حدیث کی رونق بن گئے۔ ذہانت اور قابل رشک یادداشت آپ کی خصوصی صفات تھیں۔ تمام اساتذہ کرام اور طلبہ کرام کے ساتھ بھی آپ کے تعلقات کسی بہترین دوست کی طرح رہے۔ عمر بھر